زبان کی حفاظت

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ: مریم دانش

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ

خطیب مسجد البدر نیویارک

العاصم اسلامک بکس

لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر عاصم
المدرسۃ العالیۃ تجوید القرآن
جامع مسجد لسوڑے والی
اندرون شیرانوالہ گیٹ بنگلہ ایوب شاہ لاہور
Mob. 0321-4862936, Email:abubakrasim@yahoo.com

زبان کی حفاظت

مؤلفہ

مریم دانش

www.KitaboSunnat.com

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ
خطیب مسجد البدر نیویارک

العاصم اسلامک بکس
لاہور پاکستان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتباہ

العاصم اسلامک بکس

کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ العاصم اسلامک بکس کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

نام کتاب ..... زبان کی حفاظت
مؤلفہ ..... مریم دانش
طبع اوّل 2013
تعداد 1100
ناشر ..... العاصم اسلامک بکس
کمپوزنگ ..... قاری طاہر سعید
ڈیزائننگ ..... حافظ محسن یوسف

ملنے کا پتہ:

۲۸ الفضل مارکیٹ ۱۷-اُردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العاصم اسلامک بکس کی اپنے قارئین سے

گزارش

ہم الحمد للہ علم تجوید و قرأت، تفاسیر، قرآن مجید، احادیث مبارکہ ﷺ اور تاریخ اسلامی و درسیات کی تمام معیاری کتب شائقین تک پہنچا رہے ہیں۔ اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتب بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلا تکلف ہم سے بذریعہ خط، فون یا ای میل رابطہ کریں۔ ہم آپ کو انشاء اللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

العاصم اسلامک بکس

۲۸ الفضل مارکیٹ ۱۷- اُردو بازار لاہور

فون: 042-37122423, 0305-5555790

Asimlslamicbooks@hotmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

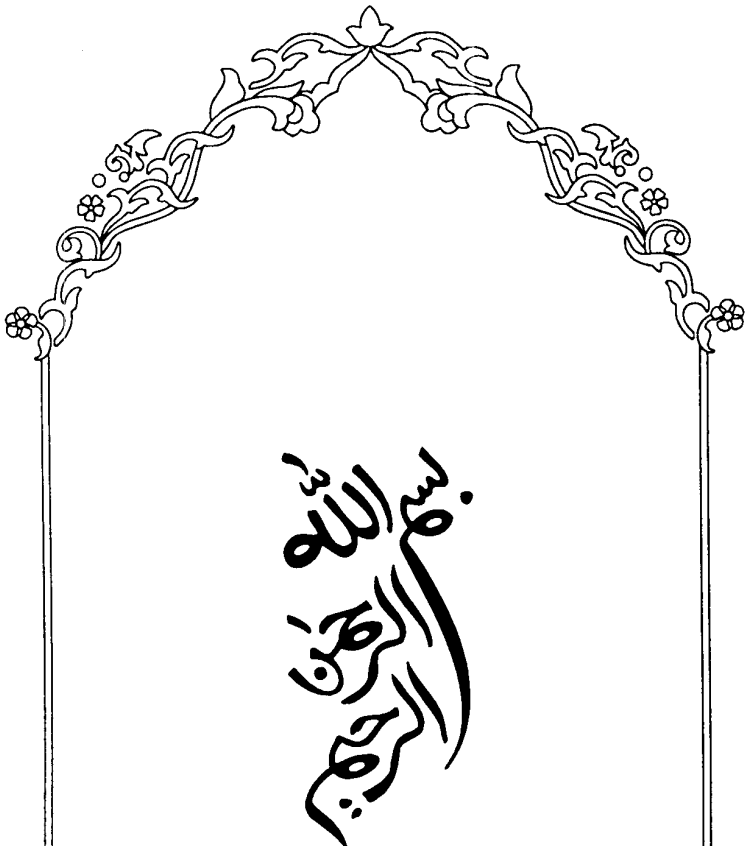

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمات تشکر

الحمد للّٰہ ربّ العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی الہ وازواجہ واصحابہ اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اس دُنیا میں آنے والے ہر انسان کو اللہ وحدہ لاشریک نے صرف اور صرف اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے انسان ہی نہیں بلکہ جنات بھی اس کی بندگی کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ ارشاد الٰہی ہے:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴾[1]

اللہ تعالیٰ کی یہ انتہائی درجہ کی اپنی مخلوق سے محبت ہے کہ جن وانس کی ہر طرح سے راہنمائی کے لیے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا۔ آنحضرت ﷺ کائنات کے لیے ایک ایسا عظیم الشان تحفہ ہیں جو کہ اللہ وحدہ لاشریک نے انسانیت کو عطا فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس انسانیت کے لیے ہر ہر چیز میں نمونہ ہے۔

انسان کے عادات واطوار، قول وقرار، بول چال، گفتار وکردار، لین دین، غرض ہر ہر پہلو سے انسان کی شخصیت کا پتہ مدمقابل کے لوگوں کو ہوتا ہے۔ لیکن سب سے پہلے ایک انسان کا دوسرے انسان سے جو سابقہ پڑتا ہے وہ باہمی گفت وشنید ہے۔ کسی بھی شخص کی شائستہ، اور دھیمے لہجے اور پیار بھرے انداز کی گفتگو اور اپنے مقابل کی شخصیت کو عزت واحترام دینے والی بات فوری طور پر دل پر اثر کرتی ہے۔ زبان کو کس انداز میں استعمال کرنا ہے اس کا ہمیں بھرپور درس دیا ہے۔ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے زبان کی حفاظت اور اُس کو صحیح اور بھرپور طریقے سے اس طور پر استعمال کرنا کہ وہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو۔ قرآن واحادیث میں یہ سبق جابجا موجود ہے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ اس اہم موضوع کو ایک جگہ دلچسپ اور عام فہم انداز میں جمع کر دیا جائے عزیز از جان بیٹی مریم سلمہا جو کہ قاری ابوبکر عاصم

[1] [الزاریات:٥٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلمہ کی زوجہ اور میری بہو ہے۔ اس نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا و آخرت کی خوشیاں اور راحتیں عطا فرمائے آمین۔ اس کے کام اور تحریر کو دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی قلم کی مضبوطی الفاظ کی روانی، بیان کی خوبصورتی اور پوری کتاب میں ایک مسلسل ربط نے دلی طور پر بہت خوش کیا۔ دل سے دُعا نکلی کہ

اللہ کرے زور قلم اور بھی زیادہ

اور کیوں نہ ہو کہ یہ انداز تحریر حقیقتاً انہوں نے اپنے والد گرامی قدر فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش حفظہ اللہ سے روشہ میں پایا ہے جو خود بھی ایک شگفتہ بیان مقرر ہونے کے علاوہ تحریر کے فن کے بھی شناور ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ مریم بیٹی کی اس عظیم کاوش کو اپنے دربار میں شرف قبولیت سے نوازے اور مزید اسی انداز میں لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یاربّ العالمین

خیر اندیش و دعا گو
محمد ادریس العاصم عفی عنہ
مدیر التعلیم مدرسہ عالیہ تجوید القرآن
اندرون شیرانوالہ گیٹ بنگلہ ایوب شاہ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابتدائیہ

اللہ تعالیٰ کا بے حد وحساب شکر ہے، جس نے مجھ جیسے، کمزور اور بے کس بندے کو، چھ بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا۔ الحمد اللّٰہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ

① ..... بڑا بیٹا قاری وسیم دانش، جس نے قاری کورس کیا اور میرے پاس مسجد البدر میں، امامت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ، بچوں کو تعلیم قرآنِ کریم دینے میں مشغول ہے۔ نیز چار بچوں کا باپ ہے۔

② ..... دوسرا بیٹا ابن تیمیہ، جو الیکٹریشن [Electrician] اور پلمبر [Plumber] ہے وہ بھی میرے پاس مسجد کی دیکھ بھال بطور [Handyman] خادمِ مسجد ہے اور روزی اپنے ہنر سے کماتا ہے۔ اس کے پانچ بچے ہیں۔

③ ..... تیسرا بیٹا حافظ خبیب احمد ہے۔ جو ریاض یونیورسٹی سعودیہ میں پانچویں سال کا طالبعلم ہے۔ نیویارک سے ریگولر اسکول سے ہائی اسکول ڈپلومہ ہولڈر ہے۔ یہ تین بچوں کا باپ ہے۔ ہر سال سعودیہ سے آکر مسجد البدر میں رمضان شریف کی نمازِ تراویح پڑھاتا ہے۔

④ ..... چوتھا بیٹا محمد حمزہ ہے جو لاہور میں اپنا چھوٹا سا الیکٹرک اسٹور چلاتا ہے۔ یہ دو بچوں کا باپ ہے۔

⑤ ..... پانچواں بیٹا حافظ عبید اللہ ارشد ہے، دینی تعلیم حاصل کر رہا ہے، بھائیوں کے ساتھ اسٹور پر بھی تعاون کر دیتا ہے۔ اپنے بھتیجوں کو گھر پر تعلیم قرآن دیتا ہے۔ اور شادی شدہ ہے۔

⑥ ..... چھٹا بیٹا حافظ بدر الاسلام ہے، جو آٹھوں بہن بھائیوں سے چھوٹا ہے، نیویارک میں ہائی اسکول کرنے کی کوشش کر رہا ہے، رمضان شریف میں پنسلوینیا ریاست میں نمازِ تراویح پڑھانے جاتا رہتا ہے۔

⑦ ..... بڑی بیٹی شمیم اختر درسِ نظامی اور فاضل عربی کا کورس کیے ہوئے ہے، پانچ بچوں کی ماں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کے شوہر پکے نمازی اور خوددار محنت کش ہیں۔نام عبدالقادر ہے۔

⑧.....دوسری بیٹی مریم شکیلہ ہے، درسِ نظامی کیا ہے اور میٹرک کیا ہوا ہے۔ایک بیٹے حنظلہ کی ماں ہے۔

اس کے شوہر قاری ابوبکر العاصم اپنے والدگرامی فضیلۃ الشیخ قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی کے سایہ عاطفت میں المدرسۃ العالیہ اندرون شیرانوالہ لاہور میں قراءت وتجوید کے تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں، موصوف وفاق المدارس السلفیہ کے فارغ ہیں۔ یہ دونوں باپ بیٹا ماشاءاللہ خوب علمی ذوق سے نوازے گئے ہیں۔اللّٰھم زد فزد، آمین!

میرے لیے انتہائی مسرت کی بات ہے کہ میرے آٹھ بچوں میں سے میری اس چھوٹی بیٹی مریم نے یہ کتابچہ لکھنے کی سعادت حاصل کی۔اور عنوان بھی وہ منتخب کیا جس کی ہر مسلمان مرد اور عورت کو، زندگی کے ہر شعبے میں، ہر وقت ضرورت رہتی ہے۔چاہے کسی کی انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی، گھر کی زندگی ہو یا باہر کی، کوئی تھانے میں بیٹھا ہو، یا عدالت میں، کوئی پٹوار خانے میں ہو یا مال خانے میں، کوئی صوبائی اسمبلی میں ہو یا قومی میں، کوئی وزیر اعلیٰ ہو یا وزیر اعظم، کوئی صدرِ مملکت ہو یا سپہ سالارِ اعظم، کوئی مسجد میں امام وخطیب ہو یا دینی مدرسہ کا شیخ الحدیث، کوئی وکیل ہو یا مؤکل، کوئی مجسٹریٹ ہو یا جج، کوئی ہائی کورٹ میں منصف ہو یا چیف جسٹس آف سپریم کورٹ۔

انسان ہونے کے ناطے، ہم سب انسانوں کو اللہ کریم نے، زبان جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازا ہے۔جو اس زبان کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہوگا۔وہ بہت سارے دنیا وآخرت سے کے خطرات نجات پا جائے گا۔جس نے اس کو بے لگام چلائے رکھا، وہ جہنم کی دہکتی آگ کے خطرات مول لے گا۔

اللہ رحیم وکریم ہمیں حفاظت زبان کے لیے مرتے دم تک توفیق وافر نصیب کرتا رہے۔ جیسے ہمارے خالق کو مطلوب ہے، جیسے ہمارے رہبر اعظم ﷺ کی شفیقانہ تعلیمات ہیں۔آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں، میں جناب محترم فضیلۃ الشیخ قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کا ممنون ہوں، جنہوں نے اپنی بہو مریم کو ناصحانہ انداز میں، اس کتابچہ کو لکھنے کا شوق پیدا کیا اور اپنی ذاتی وسیع علمی وتحقیقی لائبریری مریم بیٹی کے حوالے کی۔ میں اللہ کی رحمت سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس کتابچہ کو پڑھنے والوں کے لیے مفید عام بنائے گا۔ اور تمام پڑھنے والے، ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

والسلام

اپنے مالک کا نہایت حقیر بندہ، عفوِ ربِّ کریم کا طالب

عبداللہ دانش یکم مئی ۲۰۱۳ء

خطیب جامع مسجد البدر

نیویارک امریکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

زبان کی حفاظت

زبان اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے۔ اس کے ذریعے سے انسان چاہے تو اپنی آخرت کیلئے نیکیوں کے خزانے جمع کرسکتا ہے اور چاہے تو اپنی آخرت برباد کرسکتا ہے۔ اسلام، اصلاحِ زبان کا صرف اسی صورت قائل نہیں کہ پہلے حالات کو بگڑنے دیا جائے، آداب واخلاق سے عاری اور بے لاگ گفتگو کو کشیدگی پیدا کرنے اور جذبات کو مشتعل کرنے کی کھلی چھٹی دے دی جائے اور پھر جب عداوت کے شعلے بھڑکنے لگیں اور خون کی ندیاں بہنے لگیں تو آگے بڑھ کر آگ کو بجھانے کی کامیاب یا ناکام کوشش کی جائے۔ بلکہ اسلام اس سے بڑھ کر کہیں زیادہ ان محرکات کی بیخ کنی پر توجہ دیتا ہے اور ان اسباب وعلل کے سامنے بند باندھتا ہے جو اس صورتحال کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی لاریب کتاب میں بہت سے مقامات پر مسلمانوں کو ایسی باتوں سے سختی سے منع کیا ہے کہ جن کے باعث اسلامی معاشرے کا امن وسکون برباد ہوتا ہے، محبت وپیار کے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں اور خون خرابہ شروع ہوجاتا ہے۔ یوں تو شریعت کے سارے احکام مرد وزن دونوں کیلئے ہوتے ہیں لیکن بطورِ تغلیب صیغہ مذکر کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ زبان کو بے جا استعمال کرنے کی خرابی مردوں کی نسبت عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے، دوسروں کا مذاق اڑانے اور ان پر پھبتیاں کسنے میں یہ بڑی تیز واقع ہوئی ہیں، اس لیے ان نازیبا حرکات سے باز رکھنے کیلئے عورتوں کو سورۃ الحجرات میں الگ سے حکم دیا گیا ہے: ﴿ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ﴾[1]

''اور نہ عورتیں (دوسری) عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں''

حفاظتِ زبان کیلئے شریعت مطہرہ نے ایسے قوانین اور قواعد وضوابط وضع کیے ہیں کہ

---

[1] [سورة الحجرات، آیت: ١١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر انہیں حرزِ جاں بنالیا جائے تو انسان دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ اسی سورۃ الحجرات میں بہت ہی حسین پیرائے میں یہ حکم بھی ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾[1]

اس حکم کی حکمت کو طشتِ از بام کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا، بڑے واضح انداز میں یہ بتا دیا گیا کہ کسی بھی طرح سے تمہیں یہ اجازت نہیں ہے کہ تم اپنے بھائی کے عیب گناؤ، اس کی خامیوں اور کمزوریوں کو اچھالتے رہو، کسی کی کمزوریوں اور عیبوں کا کھوج لگاتے رہنا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا چہ جائیکہ کسی مسلمان بھائی کے عیوب کو تلاش کر کے اس کی اصلاح کی بجائے خوشی کے شادیانے بجائے جائیں۔

ہر آدمی میں کوئی نہ کوئی عیب ہوتا ہے اور وہ یہ نہیں چاہتا کہ اس کا عیب ظاہر ہو، اگر کوئی شخص اس کی خامیوں کا برملا اظہار کرتا ہے اور اس کے عیوب کا کھوج لگاتا ہے تو اس کا کبیدہ خاطر ہونا ایک قدرتی اَمر ہے۔ اس مقام پر اسلوبِ قرآن کو دیکھ کر انسان ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ یہ نہیں کہا کہ تم ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو بلکہ فرمایا: ﴿وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ﴾[2]

یعنی تم اپنی عیب جوئی نہ کیا کرو مقصد یہ ہے کہ جس کی برائیاں کرتے تم نہیں تھکتے وہ کوئی غیر نہیں بلکہ تمہارا اپنا بھائی ہے۔ اس کی بدنامی تمہاری بدنامی ہے، اس کی فضیحت ہوئی تو شرمندہ تم ہو گے۔ اس سے یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ جب تم زبان کی وجہ سے بے قابو ہو کر کسی کی پردہ دری کرو گے تو وہ تمہارے عیوب و نقائص کو طشت از بام کرے گا، یعنی اگر تم اس کی عیب جوئی نہ کرتے تو وہ تمہاری نہ کرتا، اب جس خجالت کا سامنا تمہیں کرنا پڑ رہا ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا ثمر ہے۔ اگر اپنی عزت محفوظ رکھنا چاہتے ہو تو کسی کی عزت پر ہاتھ مت ڈالو، اس حکم کے فوراً بعد زبان کے بے جا استعمال کو ایسی لگام دی کہ عقلِ سلیم عش عش کر اٹھتی ہے، ارشادِ

[1] [سورۃ الحجرات، آیت: ۱۱]
[2] [سورۃ الحجرات، آیت: ۱۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باری تعالیٰ ہوا: ﴿وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ﴾ ①

یعنی کسی کو ایسے لقب سے ملقب نہ کرو جس میں کسی کی مذمت ہو اور جسے وہ شخص ناپسند کرے، اسلام کسی اندھے کو اندھا اور کسی کانے کو کانا کہنے کی اجازت نہیں دیتا چہ جائیکہ اسے ایسے عیوب سے ملقب کیا جائے جو اس میں پائے ہی نہ جائیں۔

حفاظتِ زبان کو ترک کرنے کی صورت میں مسلمان پر جو وبال پڑا اس کو یوں بیان فرمایا: ﴿بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ﴾ ②

بڑے پیارے انداز میں اپنے بندوں کو تنبیہ فرمائی جا رہی ہے کہ تم اب بڑے ہو چکے ہو، تمہیں اب ایسا کوئی نامناسب کلمہ اور ایسی نازیبا حرکت نہیں کرنی چاہیے جس کی وجہ سے تمہیں بے کار اور فاسق کہا جائے، اگر تم اسلام قبول نہ کرتے میرے محبوب رسول ﷺ پر ایمان نہ لاتے اور شتر بے مہار اپنی مَن مانیاں کرتے رہتے تو تم سے کسی کو شکایت نہ ہوتی اب تم مشرف بہ اسلام ہو چکے ہو لوگ بجا طور پر تم سے توقع رکھتے ہیں کہ تم خیر و اصلاح کا عملی نمونہ پیش کرتے رہو گے نیکی اور پارسائی تمہارا شعار ہوگا، لغو اور لایعنی باتوں سے اپنی زبان کو پاک رکھو گے، غلامانِ مصطفیٰ کہلا کے اگر تم فسق و فجور سے اپنا دامن نہیں بچاتے تو بڑی بے حیائی اور افسوس کی بات ہے۔

حضرتِ علامہ نے کیا خوب کہا ہے

گر نہ داری از محمدؐ رنگ و بُو از زبانِ خود میا لا نامِ اُو

یعنی اگر تمہاری سیرت اور کردار اپنے محبوب کے رنگ و بو سے بہرہ ور نہیں تو تمہیں قطعاً یہ زیب نہیں دیتا کہ اپنی ناپاک زبان سے اُس پاک ہستی کا نام لو۔ جو شخص اِن نازیبا اور قبیح حرکات کو سرانجام دینے کے بعد (یوٹرن) یعنی تائب نہیں ہوتا وہ قرآن کی رو سے ظالم ہے: ﴿مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ③

---

① [سورة الحجرات ، آیت : ۱۱] ② [سورة الحجرات ، آیت : ۱۱]

③ [سورة الحجرات ، آیت : ۱۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظلم ظالم کیلئے وجہ فنا ہے ظالموں ظلم کا انجام بُرا ہے

آیت کے اس جملے سے فقہائے کرام نے ہتکِ عزت کا اسلامی قانون اَخذ کیا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو نص قرآنی کے مطابق اس پر حدِ قذف لگائی جائیگی لیکن اس کے علاوہ بھی اگر کوئی شخص کسی کے حق میں بُرے الفاظ استعمال کرتا ہے تو اس کے خلاف اسلامی عدالت میں ہتکِ عزت کا دعویٰ دائر کیا جاسکتا ہے اور قاضی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ ایسے شخص کو مناسب حال تعزیر لگائے۔ اِن بُرے الفاظ میں خبیث، اخبث اور پلید جیسے الفاظ بھی شامل ہیں جنہیں ہمارے ہاں بڑی بے باکی اور لاپرواہی سے استعمال کیا جاتا ہے۔ مغلظات بکنا تو کجا رہ گیا اسلام تو اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں سوءظن سے بھی اجتناب کا حکم دیتا ہے۔ بے لگام زبان کی، سورۃ ق کے اندر ایسی گرفت فرمائی گئی ہے جو ہر سلیم الفطرت انسان کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ انسان حقیقت سے جتنا بھی پیچھا چھڑانا چاہے لیکن ضمیر کی آواز اسے بار بار جھجوڑتی ہے کہ ہوش کے ناخن لے اور اپنی اصلاح کر، اللہ تعالیٰ ہر انسان کے جمیع احوال سے بخوبی آگاہ اور شناسا ہے لیکن اس نے اپنی حکمت کے پیشِ نظر ہر انسان کیلیے دو فرشتے بھی مقرر کر دیے ہیں، ان میں سے ایک اس کی دائیں جانب جبکہ دوسرا اس کی بائیں جانب مستعد اور ہمہ وقت تیار بیٹھے رہتے ہیں اور ﴿ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ﴾[1]

اس آیت کے مطابق انسان کی کوئی بات اور اس کی کوئی حرکت ایسی نہیں جس پر وہ فرشتے مطلع نہ ہوں، اس سے جس قسم کا فعل جس وقت صادر ہوتا ہے وہ فرشتے اسے فوراً ریکارڈ کر لیتے ہیں۔ قیامت کے روز جب انسان پُرسشِ اعمال کیلئے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائیگا سب کچھ جاننے کے باوجود اللہ تبارک وتعالیٰ ملائکہ کو حکم دے گا کہ اس شخص کے دفاترِ عمل کو بطور دستاویزی ثبوت پیش کیا جائے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی اختراع نے ثابت کر دیا کہ انسان کی آواز اور حرکات وسکنات کو ہو بہو مقید کرنے کیلئے قدرت کے کیمرے جو انسان کی چھوٹی سے چھوٹی اور ذاتی حرکت کو

[1] [سورۃ ق، آیت ۱۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں چھوڑتے وہ ہر جگہ نصب ہیں۔ جب بھی اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے گا انسان کو اس کی آواز اور اس کی حرکات وسکنات کا مشاہدہ کرا دیگا اور یوں اپنی بداعمالیوں کو بچشم خود دیکھنے کے بعد اس میں انکار کی ہمت نہ ہوگی۔ یہاں تک تو علمِ انسانی کی رسائی ہو چکی ہے لیکن فرشتے ہماری زندگی کے ڈرامے کو جس خوبی اور دقت سے محفوظ کر رہے ہیں اس کا اندازہ کرنا اس دنیا میں ہمارے لیے مشکل ہے البتہ سائنس کے ان انکشافات کے بعد عقلِ حیلہ جُو کو اب انکار کی ہمت نہیں رہی۔

سورۃ لقمٰن میں زبان کے بے عمل اور بے قابو ہونے کو ایسی تشبیہ دے کر فرمایا ہے کہ اگر انسان اپنی روش کو ترک نہ کرے تو رسوائی کے سوا اس کے ہاتھ کچھ نہیں آتا، ارشادِ باری تعالیٰ ہے ﴿وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ﴾[1]

اس آیتِ مبارکہ میں انسان کو گفتار کے آداب سکھائے کہ جب بات کرو تو آواز کو بلا ضرورت بلند نہ کیا کرو کہ طبعِ سلیم پر گراں گزرے اور سننے والا وحشت محسوس کرنے لگے جس طرح گدھا زور سے رینکتا ہے اور سارا ماحول ناگوار شور سے بھر جاتا ہے۔ اسی طرح سورۃ المدثر میں دخولِ جہنم کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی بیان فرمایا: ﴿وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ﴾[2]

اور ہم ہرزہ سرائی کرنے والوں کے ساتھ ہرزہ سرائی میں لگے رہتے تھے'' قرآنِ حکیم کے ان فرامین کی روشنی میں اگر زبان کے اس وحشی پن کو لگام نہ دی گئی تو ہمارے ہاتھ خسارے کے سوا کچھ نہیں آئے گا اپنے اس عمل سے ہمیں دست کش ہونا پڑے گا ورنہ نہ پائے ماندن، نہ جائے رفتن والا معاملہ ہوگا۔

احادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں زبان کی حفاظت

نبی اکرم ﷺ صرف خود ہی ہر کمال کے پیکرِ رعنا اور تصویرِ جمیل نہ تھے بلکہ اپنے نیاز مندوں کو بھی ان نعمتوں سے مالا مال کر دیا ان کی حفاظتِ زبان کے حوالے سے ایسی تربیت فرمائی

[1] [سورة لقمٰن، آیت: ۱۹] [2] [سورة المدثر، آیت ۴۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ آنے والی نسلِ انسانی کیلئے وہ ایک دلکش نمونہ بن گئے، بیشمار ارشاداتِ نبوی ﷺ میں سے صرف چند ملاحظہ فرمائیں اس عقیدت اور محبت کے ساتھ کہ جب اس عبد کریم ﷺ کا مؤدب مربی اور معلم خود ربّ العٰلمین ہے تو پھر اس تلمیذ ارشد کے حسنِ ادب، حسنِ تربیت اور کمالِ علم کا کون اندازہ کرسکتا ہے؟

حضور ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: ''اسے قابو میں رکھنا، انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ جس کے ذریعے سے ہم کلام کرتے ہیں، کیا اس کے متعلق بھی پوچھ ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو لوگ دوزخ میں اوندھے منہ گرائے جائینگے وہ اس زبان کی کاٹی ہوئی کھیتی ہی تو ہوگی۔ ①

اسی طرح بعض دیگر مواقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمانوں میں بہترین وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں'' ②

نیز فرمایا: ''جو شخص مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اس کیلئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' ③

ایک اور روایت میں ہے: ''بندہ بلا سوچے سمجھے بعض اوقات ایسی بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے کہ وہ بات اسے مشرق و مغرب کے فاصلے سے زیادہ دوزخ کی گہرائی میں پہنچا دیتی ہے۔'' ④

---

① [جامع ترمذی، الایمان، باب ما جا، فی حرمة الصلاة، حدیث: ٢٦١٦] تحفة الأحوذی: ٢٧٤٩

② [صحیح بخاری، الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده حدیث نمبر: ١٠ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان تفاضل الاسلام..... حدیث ٤١]

③ [صحیح البخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان حدیث نمبر ٦٤٨٤]

④ [صحیح البخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان حدیث نمبر: ٦٤٧٧ وصحیح مسلم، الزہد، باب حفظ اللسان حدیث نمبر: ٢٩٨٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک اور روایت میں ہے: ''آدمی جب صبح سو کر اٹھتا ہے تو اس کے سارے اعضائے بدن زبان سے ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں کہ ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈرتی رہنا کہ ہمارا مدار ہی تجھ پر ہے تو سیدھی رہی تو ہم بھی سکون سے رہیں گے اگر تو ہی لڑکھڑا گئی تو ہماری بھی شامت آئے گی۔''[1]

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''شبِ معراج میں میرا گزر ایک ایسے گروہ کے پاس سے ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے اپنے چہرے اور سینہ نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں تو جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے (غیبت کرتے) اور ان کی عزتوں سے کھیلتے (بہتان لگاتے) تھے۔''[2]

زبان کے چند گناہ درج ذیل ہیں:

جھوٹ بولنا

آپ ﷺ نے فرمایا: سچ یقیناً بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے اور بھلائی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور جو شخص ہمیشہ سچ بولتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا نام صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ یقیناً گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ دوزخ میں پہنچا دیتا ہے اور جب آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ بہت بڑا جھوٹا شمار کر دیا جاتا ہے۔''[3]

اور فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو کے باعث اس شخص سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔[4]

---

[1] [جامع الترمذی، الزہد، باب ماجاء فی حفظ اللسان حدیث نمبر ۲۴۰۷]

[2] [سنن ابی داؤد الادب، باب فی الغیبة، حدیث نمبر ۴۸۷۸]

[3] [صحیح البخاری، الادب باب، ..... ماینهی عن الکذب، حدیث نمبر ۶۰۹۴]

[4] [جامع الترمذی، البروالصلة، باب ماجاء فی الصدق والکذب، حدیث نمبر ۱۹۷۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ السلام نے اپنا خواب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کو عالمِ برزخ (خواب) میں دکھایا گیا، فرمایا: ''مجھے ایک شخص گدی کے بل لیٹا ہوا ملا اس کے پاس ایک دوسرا شخص لوہے کا آنکڑہ (Hook) لیئے کھڑا تھا، جو ایک سمت آ کر آنکڑہ اس کے جبڑے میں پھنساتا اور گدی تک اسے چیر دیتا پھر نتھنے میں پھنساتا اور گدی تک اسے بھی چیر دیتا اسی طرح آنکھ میں پھنساتا اور گدی تک اسے بھی چیر کر رکھ دیتا پھر دوسری طرف آ کر وہی عمل دہراتا اور اس سے فارغ نہ ہوتا کہ پہلی جانب کے اعضاء درست حالت میں آ جاتے اور وہ پھر ایسا ہی کرتا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا۔ بتایا گیا کہ یہ شخص جھوٹ بولتا تھا اور لوگ (اسے معتبر سمجھ کر) اسکی جھوٹی باتیں نقل کرتے تھے اور یوں وہ جھوٹ عام لوگوں میں پھیل جاتا تھا اس شخص کے ساتھ یہ عمل قیامت تک جاری رہے گا۔ ①

آپ ﷺ نے ''منافق کی چار نشانیوں میں ایک جھوٹ بولنا بیان فرمائی ہے'' ②

نیز فرمایا: ''ہلاکت ہے اس کیلیے جو لوگوں کو ہنسانے کیلیے کوئی بات کرتا ہے اور اس میں جھوٹ بولتا ہے۔ اس کیلیے ہلاکت ہے، اس کے لیے ہلاکت ہے۔ ③

بسا اوقات بچے کو بہلانے کی خاطر اسے کسی شرارت سے روکنے کیلیے مائیں بچوں سے جھوٹ بول دیتی ہیں اور اسے شمار بھی نہیں کرتیں۔ جبکہ نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ''اگر ماں بچے کو کچھ دینے کا وعدہ کر کے پھر اسے کچھ نہ دے تو اس کے خلاف ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ہے۔ ④

نیز جھوٹی گواہی کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''جھوٹی گواہی دینا اور شرک کرنا

① [صحیح البخاری، التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، حدیث: ۷۰۴۷]

② [صحیح البخاری، الایمان، علامات المنافق، حدیث: ۳۴]

③ [جامع ترمذی، الزھد، باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک الناس، حدیث: ۲۳۱۵]

④ [سنن ابی داوود، الادب، باب التشدید فی الکذب، حدیث: ۴۹۹۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دونوں برابر کے گناہ ہیں۔''[1]

جھوٹ بنیادی طور پر حرام ہے مگر بعض حالات میں جائز بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح اور ملاپ کی خاطر اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کر کہہ دے۔''[2]

حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے آپ ﷺ کو تین موقعوں کے سوا لوگوں کو اپنی بول چال میں کسی اور بات پر جھوٹ کی اجازت دیتے نہیں سنا، لڑائی کے موقع پر، لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کے لیے یا میاں بیوی کی دلجوئی کی باتوں میں۔''[3]

مثلاً اگر کوئی ظالم سے ڈر کر، جو اسکی جان یا مال کا دشمن ہو کسی کے پاس چھپ جائے یا اپنا مال چھپا دے اور کسی سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو اس کیلیے واجب ہے کہ جھوٹ بول کر اسے بچائے اور احتیاط اس میں ہے کہ ان تمام صورتوں میں ایسی گول مول بات کہے کہ مقصد کے لحاظ سے تو وہ بات صحیح ہو لیکن مخاطب اپنی سمجھ کی وجہ سے غلط مطلب نکال لے اور اگر مجبوراً صاف لفظوں میں جھوٹ بول دے تو ایسی صورت میں حرام پھر بھی نہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ اس طرح کرنے سے جھوٹ، سچ نہیں ہو جاتا، تاہم اللہ تعالیٰ سے توقع کی جاتی ہے کہ حالات کی رعایت سے درگزر فرمائے گا۔ مثلاً انگریز ایک عالم کو گرفتار کرنے آئے، سپاہی انہیں پہچانتے نہیں تھے انہوں نے انہی (عالم) سے پوچھا کہ فلاں عالم کہاں ہیں؟ انہوں نے اپنی جگہ سے تھوڑی دور کھڑے ہو کر کہا ابھی تو یہیں تھے اور اس طرح سپاہی مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔

---

[1] [سنن ابی داوود، القضاء، باب فی شهاده الزو، حدیث: ۳۵۹۹ و جامع ترمذی، باب ماجاء فی شهاده الزو، حدیث: ۲۲۹۹]

[2] [صحیح البخاری، الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، حدیث ۲۶۹۲]

[3] [سنن ابی داوود، الادب، باب فی اصلاح ذات البین، حدیث: ۴۹۲۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غیبت

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یہ تو (یقیناً) تم کو گوارا نہیں (تو غیبت کیوں گوارا ہو؟) اور اللہ (کے غضب) سے ڈرتے رہو، بے شک وہ بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔''[1]

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کا ذکر (پیٹھ پیچھے) ایسے کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ اگر وہ بات اس میں ہوئی تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہ ہوئی تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔[2]

مومن بھائی کی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اس کی کسی خامی کا دوسروں کے سامنے ذکر نہ کیا جائے بلکہ علیحدگی میں اخلاص کے ساتھ اسے نصیحت کی جائے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق: ''غیبت اس وقت تک اللہ معاف نہیں کرے گا جب تک وہ شخص اس کو معافی نہ دے دے جس کی اس نے غیبت کی ہے۔[3]

غیبت کا ایک کفارہ یہ ہے کہ اس کیلئے مغفرت کی دعا کریں۔ ''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ'' ترجمہ: اے اللہ ہماری اور اس کی مغفرت فرما۔[4]

کسی مجلس میں غیبت سُنیں تو غیبت کرنے والے کو منع کریں، نہ مانے تو چاہیئے کہ اس مجلس سے اٹھ جائیں اس لیئے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے بھائی کی عزت و آبرو کی حمایت کر کے اس کی غیبت کو رد کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن جہنم سے دور رکھے

---

[1] [سورۃ الحجرات، آیت: ۱۲]

[2] [صحیح مسلم، البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، حدیث: ۲۵۸۹]

[3] [مشکوٰۃ، ص: ۴۱۰] [4] [مشکوٰۃ، ص: ۴۱۰]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔"[1]

نیز فرمایا: "مُردوں کو بُرا نہ کہو، اس لیے کہ وہ اپنے اعمال تک پہنچ چکے ہیں۔"[2]

بعض حالات میں غیبت جائز ہے۔ مثلاً کسی نے کسی کے ساتھ نکاح، کاروبار یا کوئی معاملہ کرنے کے سلسلہ میں مشورہ طلب کیا تو جس سے ان معاملات پر مشورہ لیا جا رہا ہو۔ اس پر لازم ہے کہ وہ کوئی بات نہ چھپائے۔ اسی طرح مظلوم کی شکایت کرنے کیلیے یا بیٹے کی غلط روی کی خبر باپ کو دینا، لیکن اس میں مقصد حقیقی اصلاح ہو۔

طعنہ زنی

"طعن" عربی کا لفظ ہے اور اس کا معنیٰ (نیزہ مارنا) ہے۔ چونکہ طعنہ سن کر دل کو شدید تکلیف ہوتی ہے، گویا کسی نے دل پر نیزہ مار دیا ہو۔ اسی لیئے اس عمل کو طعنہ کہا جاتا ہے۔ طعنہ اور غیبت میں فرق صرف یہ ہے کہ غیبت پسِ پشت کی جاتی ہے جبکہ طعنہ سامنے دیا جاتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد (دوسرے) مردوں کا مذاق اڑائیں، ممکن ہے کہ وہ (اللہ کے نزدیک) ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں (دوسری) عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ ایک دوسرے کو طعنے دو اور نہ ایک دوسرے پر بُرے القاب چسپاں کرو۔ بہت ہی بُرا ہے ایمان (لانے) کے بعد فاسقانہ نام (سے پکارنا) اور جو لوگ (ان باتوں سے) توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں﴾[3]

کسی کی شکل، نسب یا غریب ہونے پر طعن کرنا ایک انتہائی جاہلانہ حرکت ہے کیونکہ ان سب چیزوں کو انسان نے خود نہیں چنا ہوتا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے

---

[1] [جامع ترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الذب عن عرض اخیه، حدیث: ۱۹۳۱]

[2] [صحیح البخاری، الجنائز، باب ماینهی من سب الاموات، حدیث: ۱۳۹۳]

[3] [الحجرات، آیت: ۱۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلام کو اس کی ماں سے عار دلائی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: ''بے شک تم ایک ایسے آدمی ہو کہ تم میں ابھی جاہلیت کا اثر باقی ہے۔''[1]

نوحہ کرنا

زبان کا ایک بڑا ناپسندیدہ استعمال میت پر نوحہ کرنا ہے۔ کسی عزیز کا دنیا سے رخصت ہو جانا بلاشبہ غم کا باعث بنتا ہے۔ اس لیئے دل کا غمگین ہونا اور آنسو بہانا ایک قدرتی اَمر ہے اور اس پر کوئی پابندی بھی نہیں لگائی گئی۔ خود رسولِ اکرم ﷺ نے بھی اپنی عزیز ہستیوں کی وفات پر آنسو بہائے، مگر زبان کے معاملے میں یہی حکم ہے کہ اس سے کوئی ایسی بات نہ نکالی جائے جو اللہ کے ہاں ناپسندیدہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن اس کے بدن پر تارکول کا کرتہ اور خارش کی قمیص پہنائی جائے گی۔''[2]

کسی کے فوت ہونے پر بین کرنا، صبر کے سراسر خلاف ہے۔ اسی لیئے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ آنکھوں کے آنسو بہانے اور دل کے غمزدہ ہونے کے باعث عذاب نہیں دیتا بلکہ اس کے باعث عذاب دیتا ہے یا رحم فرماتا ہے اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔''[3]

نیز فرمایا: ''وہ ہم میں سے نہیں جو رُخسار پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کی پکار پکارے۔''[4]

---

[1] [صحیح البخاری، الایمان، باب المعاصی من أمرالجاهلية.....، حدیث: ۳۰]

[2] [صحیح، الجنائز، باب التشدید فی النیاحة، حدیث: ۹۳٤]

[3] [صحیح البخاری، الجنائز باب البکاء عند المریض، حدیث: ۱۳۰٤، وصحیح مسلم الجنائز، باب البکاء علی المیت، حدیث: ۹۳٤]

[4] [صحیح البخاری، الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود، حدیث: ۱۲۹۷، ۱۲۹۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدزبانی

بعض لوگ جب کسی ناپسندیدہ صورتحال میں گھر جاتے ہیں تو وہ اپنے غم و غصے کا اظہار کرنے کیلیے سبھی لوگوں پر پل پڑتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس عادت کو سخت ناپسند کیا اور فرمایا: ''قیامت کے دن اللہ کے نزدیک مرتبے میں سب سے بُرا آدمی وہ ہوگا جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اسے چھوڑ دیں۔''[1]

افواہیں پھیلانا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اس کے صحیح یا غلط ہونے کی تحقیق کیئے بغیر آگے نقل کر دے۔''[2]

گالی دینا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔''[3]

نیز فرمایا: ''کوئی شخص دوسرے شخص کو فاسق و کافر نہ کہے کیونکہ اگر وہ شخص فاسق و کافر نہیں ہے تو وہ فسق و کفر کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔''[4]

اور فرمایا: ''آپس میں ایک دوسرے کو گالیاں دینے والوں میں ابتداء کرنے والا قصور

---

[1] [صحیح البخاری، الادب، باب لم یکن النبیّ فاحشاًولا متفاشاً، حدیث: ٦٠٣٢]

[2] [صحیح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الحدیث بکل ما سمع، حدیث: ١١٠٧]

[3] [صحیح البخاری، الایمان، باب خوف المؤمنین من ان یبط عمله وهو لا یشعر، حدیث: ٤٨، و [صحیح مسلم، الایمان، باب بیان قول النبی: سباب المسلم فسوق و قتاله کفر، حدیث: ٦٤]

[4] [صحیح البخاری، الادب، باب ما ینهی من السباب، والا عن، حدیث: ٦٠٤٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وار ہے، بشرطیکہ مظلوم جواب میں حد سے نہ بڑھ جائے۔"[1]

تہمت لگانا

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اور جو لوگ مومن مردوں اور عورتوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ (قصور) کیا ہو (ناحق تہمت لگا کر) اذیت دیتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ (اپنی گردن پر) لیتے ہیں﴾[2]

آپ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اپنی باندی یا غلام پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی اِلّا یہ کہ اس نے جو کہا واقعتاً وہ ایسا ہی ہو۔"[3]

فحش گوئی

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں فاشی پھیلے، ان کیلیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے﴾[4]

آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرا شخص وہ ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی بیوی اس کے پاس آئے اور پھر وہ اپنی بیوی کی راز کی باتیں لوگوں کو بتائے۔"[5]

نیز فرمایا: "مومن نہ تو طعنہ دینے والا ہوتا ہے اور نہ لعنت کرنے والا، نہ فحش بکنے والا

---

[1] [صحيح المسلم، البر والصلة، باب النهى عن السباب، حديث:٢٥٨٧]

[2] [الاحزاب، آيت:٥٨]

[3] [صحيح البخارى، الحدود، باب قذف العبيد، حديث:٦٨٥٨، و صحيح مسلم، الايمان، باب التغليظ على من قذف مملوكه بالزنى، حديث:١٦٦]

[4] [سورة النور، آيت:١٩]

[5] [صحيح مسلم، النكاح، باب تحريم افشاء سرا المرأة، حديث:١٤٣٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نہ زبان دراز ہوتا ہے۔''[1]

چغل خوری

آپ ﷺ نے فرمایا: ''چغل خور وہ ہے جو لوگوں میں فساد ڈلوائے۔''[2]

نیز فرمایا: ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''[3]

دوغلا پن

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم قیامت کے دن بدترین آدمی اس کو پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا۔ کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ ملتا تھا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے چہرے کے ساتھ ملتا تھا (یعنی سامنے کچھ اور پیچھے کچھ)۔''[4]

اور فرمایا: ''جو شخص دنیا میں دوغلا پن اختیار کرے تو قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہونگی۔''[5]

کیونکہ دنیا میں اس کے منہ کی آگ دو آدمیوں کے تعلقات کو جلاتی تھی۔

---

[1] [جامع الترمذی، البر و الصلة، باب ماجاء فی الاعنة، حدیث:۱۹۷۷]

[2] [صحیح مسلم، البر و الصلة، باب تحریم النمیمة، حدیث:۲۶۰۶]

[3] [صحیح البخاری، الادب، باب مایکره من النمیمة، حدیث:۶۰۵۶ وصحیح مسلم، الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمة، حدیث:۱۰۵]

[4] [صحیح البخاری، الادب، باب ماقیل فی ذی الوجهین، حدیث:۶۰۵۸ و صحیح مسلم، البر والصلة، باب ذم ذی الوجهین، حدیث:۵۲۶]

[5] [سنن ابی داؤد، الادب، باب فی ذی الوجهین، حدیث:۴۸۷۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی تعریف

آپ ﷺ نے سنا کہ کوئی شخص کسی کی تعریف میں مبالغہ کر رہا ہے تو فرمایا: ''تیری بربادی ہو! تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی (مراد یہ کہ مبالغہ آمیز تعریف اسے غرور کا شکار بنا کر تباہ کر دے گی)۔ آپ ﷺ نے ان کلمات کو تین دفعہ دہرایا (پھر فرمایا کہ) اگر تم میں سے کسی نے (کسی کی) ضرور ہی تعریف کرنی ہو تو اگر وہ اسے جانتا ہے تو یوں کہے کہ میں (اسے) ایسا اور ایسا گمان کرتا ہوں اور اللہ اس کا نگران ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں ٹھہراتا۔''[1]

خوشامدانہ تعریف، جو کسی کو مغرور بنا کر تباہی کی طرف لے جائے اس کی ممانعت ہے۔ کسی کا دل بڑھانے کی خاطر اسے شاباش دینا یا اعتدال کے ساتھ صحیح تعریف کر دینے میں حرج نہیں اور نبی اکرم ﷺ نے خود بھی قابلِ تعریف لوگوں کی تعریف فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے عرش ہلنے لگتا ہے۔''[2]

جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات کو کھلے عام توڑتا ہے، وہ عزت و احترام کے لائق نہیں رہتا۔ اس کے باوجود اس کی تعریف اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگوں میں اپنے دین اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت باقی نہیں رہی یا پھر نہایت ہی کمزور ہو چکی ہے۔

لعنت کرنا

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی کو یہ کہتے سنو کہ لوگ تباہ ہوں تو وہ خود سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہوگا۔''[3]

---

[1] [صحیح البخاری، الشهادات، باب اذا ذکی رجل رجلا کفاه، حدیث: ۲۶۶۲، ۶۰۶۱، ۶۱۶۲] [2] [البیهقی فی شعب الایمان]

[3] [صحیح السلم، البر والصلة، باب النهی عن قول یهلك الناس، حدیث: ۲۶۲۳ و سنن ابی داؤد، الادب، باب ۷۷، حدیث: ۴۹۸۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز فرمایا: ''مت پھٹکارو کسی کو اللہ کی لعنت سے اور نہ اللہ کے غضب سے اور نہ جہنم کی آگ سے۔'' نیز فرمایا: ''بندہ جب کسی چیز پر لعنت بھیجتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے مگر وہاں اس پر آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اترتی ہے وہاں کے دروازے بھی اسے بند ملتے ہیں تو وہ دائیں بائیں راستہ تلاش کرتی ہے اگر ادھر بھی اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو پھر جس پر لعنت کی گئی ہے اس کے پاس جاتی ہے اگر وہ اس لعنت کا مستحق ہے تو خیر ورنہ لعنت کرنے والے پر لوٹ آتی ہے۔''[1]

ایسے ہی کسی کا مضحکہ اڑانا، فخر اور تکبر کی گفتگو کرنا وغیرہ ایسی ناپسندیدہ باتیں ہیں جن کیلیے زبان ہی آلہ کار بنتی ہے ان سب کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے اور ہمیں ان سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کرنی چاہیے۔

خاموشی کی فضیلت

زبان کے قابو میں نہ ہونے سے انسان طرح طرح کے گناہوں میں مبتلاء ہو جاتا ہے۔ اس لیئے نبی اکرم ﷺ نے زبان کی حفاظت کے حکم کے ساتھ خاموشی کی فضیلت بھی بیان کر دی ہے فرمایا: ''جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیئے کہ اگر بولے تو منہ سے بھلی بات نکالے ورنہ خاموش ہی رہے۔''[2]

آخری بات

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کسی ایسے موقع پر بے یار و مددگار چھوڑے گا، جس میں اس کی عزت پر حملہ ہوا اسکی آبرو اتاری ہو تو اللہ اس کو بھی ایسی جگہ

---

[1] [سنن ابی داؤد، الادب، باب فی اللعن، حدیث: ۴۹۰۶]

[2] [صحیح البخاری، الادب، باب اکرام الضیف..... حدیث: ۶۱۳۸ و صحیح المسلم، الایمان، باب الحث علی اکرام الجار والضیف..... حدیث: ۴۷]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنی مدد سے محروم رکھے گا جہاں وہ اللہ کی مدد کا خواہشمند ہوگا اور جو مسلمان کسی مسلمان بندے کی ایسے موقع پر مدد اور حمایت کرے گا جہاں اس کی عزت و آبرو پر حملہ ہو تو اللہ ایسے موقع پر اس کی مدد اور حمایت فرمائے گا جہاں وہ اس کی مدد کا خواہشمند ہوگا۔"[1]

جو شخص دوزخ سے دور رہنا اور جنت میں داخل ہونا چاہے اس کیلیے لازم ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے مرے اور لوگوں سے ویسا ہی سلوک کرے جیسا سلوک اپنے ساتھ پسند کرتا ہو۔"[2]

دوسروں کی عیب گوئی کا مشغلہ وہی اپنا سکتا ہے جو خود اپنے انجام سے بے خبر اور غافل ہو۔ ان میں سے اکثر باتیں پہلے جاننے کے باوجود عمل میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں اپنی اُخروی زندگی کو دائمی امن وسکون اور راحت و آرام کی زندگی بنانے کا جذبہ بہت کمزور پڑ چکا ہے اور اسی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ہماری زبان ہمیں ہرا دینے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا زبان پر قابو پانے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ صرف یہ ہی نہیں کہ موت کے بعد کی زندگی اور بہشت و دوزخ کے حق ہونے میں کسی بھی قسم کا کوئی شک نہ رہے بلکہ بہشت و دوزخ کا خیال دلوں میں رَچ بس جائے۔ کثرت سے ذہن اور دل میں ان کا خیال رہے اور تصور کی آنکھ انہیں وضاحت سے دیکھا کرے۔ قرآنِ پاک اور احادیث میں بہشت و دوزخ کی اتنی تفصیلات بیان ہوئی ہیں کہ اگر انسان ان آیات اور احادیث کا مطالعہ بار بار کرتا رہے تو بہشت و دوزخ اپنی تفصیلات کے ساتھ ذہن کی آنکھوں کے سامنے واضح ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جن باتوں پر انسان اکثر غور کرتا ہے وہ آہستہ آہستہ دل پر نقش ہوتی جاتی ہیں۔ لہٰذا اگر ہم اس بات کو معمول بنالیں کہ روزانہ اپنی مصروفیات میں سے چند منٹ نکال کر اور تھوڑی دیر کیلیے علیحدہ ہو کر بیٹھ جائیں اور ان حقائق پر غور کریں کہ زندگی کس برق رفتاری سے گزر رہی ہے اور عنقریب وہ لمحہ

[1] [سنن ابی داؤد، الادب، باب فی الرجل یذب عن عرض أخیه، حدیث: ٤٨٨٤]

[2] [صحیح مسلم]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے والا ہے جب ہمارے عزیز اپنی ساری محبت وشفقت کے باوجود ہمیں سفید کپڑوں میں لپیٹ کر منوں مٹی تلے دبا کر آئیں گے، پھر مُدتوں اسی قبر میں رہنا ہوگا، جو نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق: ''جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہوگا یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔''[1]

اس کے بعد پھر حشر کے میدان سے واسطہ پیش آئے گا اور اعمال نامے ہاتھوں میں دیئے جائینگے۔ اب اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ ان میں کیا لکھا ہوگا؟ غیبت، چغلی، جھوٹ، بہتان طرازی، بدزبانی، دھوکہ، فریب، بدعملی، بددیانتی، دین سے غفلت اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی..... یا پھر سچائی، حُبِّ دین، نیک اعمال، حِفظ لِسان، فرض شناسی، تقویٰ، خدمتِ اسلام اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت؟۔ پھر حساب کتاب کا مرحلہ شروع ہوگا اور اس کے بعد یا تو ہمیشہ ہمیشہ کیلیے امن وسکون والی، ایسی باغ و بہار والی زندگی ہوگی کہ ''جس کی نعمتوں کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سُنا اور نہ ہی دل میں اِن کا خیال گزرا۔''[2]

یا پھر ذلت آمیز، اذیت ناک دوزخ سے واسطہ پڑے گا کہ جس میں ڈالے جانے کا یہ حال ہوگا کہ ''وہ وہاں نہ تو مرے گا اور نہ ہی جیئے گا۔''[3]

اگر روزانہ اِن حقائق کو اپنے تصور کی آنکھوں کے سامنے لا کر ان کا مشاہدہ کر لیا جائے تو امید ہے کہ یہ وظیفہ (ان شاء اللہ) عقیدۂ آخرت کو ایسا مضبوط کر دے گا کہ اس سے نہ صرف زبان پر قابو حاصل کرنا آسان ہو جائے گا بلکہ اور بھی بہت سی مصیبتوں سے انسان بچا رہے گا۔

---

[1] [جامع ترمذی، القیامه، حدیث اکثرو امن ذکر هادم اللذات، حدیث: ٢٤٦٠]

[2] [صحیح البخاری، بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وأنها مخلوقة، حدیث: ٣٢٤٤ و صحیح مسلم، کتاب الجنة، وصفة نعیمها واهلها، حدیث: ٢٨٢٤]

[3] [سورة طٰهٰ، آیت: ٧٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ائمہ کے اقوال کی روشنی میں حفاظتِ زبان

بے شک زبان اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت اور اس کی صنعتِ عجیب کے لطائف میں سے ایک لطیفہ ہے۔ اس کا جسم چھوٹا لیکن اطاعت و جرم بڑا ہے، جو خاصیت اللہ تعالیٰ نے اس زبان کو عطا فرمائی ہے دوسرے اعضاء کی نسبت وہ کہیں زیادہ ہے، دیگر اعضاء کی نقل وحرکت محدود ہے جبکہ زبان کا میدان ایسا وسیع وعریض ہے جس کی کوئی انتہا اور حد نہیں انسان کو گمراہ کرنے میں زبان، شیطان کا سب سے بڑا اور کارگر ہتھیار ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق اور مدد سے زبان کی آفات کا ذکر کرتے ہیں اس جذبہ صادق کے ساتھ کہ ہم اپنے آپ کو ان آفات سے بچانے کیلئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے اور مقدور بھر حفاظتِ زبان کا عملی نمونہ پیش کریں گے۔

- .....رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ [شعب الایمان]
- .....حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ہمیں ایسا عمل بتائیں کہ جس کے ذریعے سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی بھی گفتگو نہ کرو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے، آپ نے فرمایا صرف بھلائی کی بات کرو۔
- .....حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا عبادت کے دس اجزاء ہیں، ان میں سے نو خاموشی میں ہیں اور ایک لوگوں سے دور بھاگنے میں۔ [احیاالعلوم]
- .....حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا اگر گفتگو چاندی جیسی ہے تو خاموشی سونے سے کم نہیں۔ [احیاالعلوم]
- .....حضرت لقمان حکیم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کی حکمت کیا ہے، فرمایا: جس بات کا علم ہو جائے وہ نہیں پوچھتا اور بے مقصد بات نہیں کرتا۔
- .....امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے منہ میں کنکریاں رکھتے تھے اور ان کے ذریعے گفتگو سے پرہیز کرتے، آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے یہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجھے مختلف مقامات پر لے گئی ہے۔

❁ .....حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زبان مبارک کو ہاتھ سے کھینچ رہے تھے، انہوں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ آپ رضی اللہ عنہ کیا کر رہے ہیں، جواباً فرمایا یہی مجھے کئی مقامات پر لے گئی ہے۔

❁ .....حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ صفا پر کھڑے تلبیہ پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے! اے زبان اچھی بات کہو فائدہ ہوگا اور بُری بات سے خاموش رہو سلامت رہو گی، اس سے پہلے کہ تمہیں ندامت سے دوچار ہونا پڑے۔ ان سے پوچھا گیا اے ابو عبدالرحمن کیا یہ بات آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے کچھ سنا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کی اکثر خطائیں اس کی زبان سے ہوتی ہیں۔ ①

❁ .....حضرت عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کی محتاج نہیں۔

❁ .....حضرت طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں زبان ایک درندہ ہے اگر میں اسے کھلا چھوڑ دوں تو وہ مجھے کھالے۔

❁ .....حضرت وہب رحمہ اللہ حکمت آلِ داوود میں فرماتے ہیں عقل مند پر لازم ہے کہ اپنے زمانے سے واقف ہو، اپنی زبان کی حفاظت کرنے والا ہو اور اپنی وضع کا خیال رکھنے والا ہو۔

❁ .....حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا اسے اپنے دین کی سمجھ نہیں۔

❁ .....حضرت امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ہمیں لکھا، حمد و صلوٰۃ کے بعد جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے وہ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی ہو جاتا ہے اور جو شخص اپنی گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کرتا ہے وہ مختصر کلام کرتا ہے۔

❁ .....حضرت محمد بن واسع رحمہ اللہ نے حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ سے کہا: لوگوں کیلیے دینار و

① [شعب الایمان: حدیث نمبر ۴۹۳۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درہم کی حفاظت کے مقابلے میں زبان کی حفاظت زیادہ مشکل ہے۔

❁.....حضرت یونس بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص کی زبان ایک ٹھکانے پر رہتی ہے، میں اس کے ہر عمل میں بہتری دیکھتا ہوں۔

❁.....امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، حضرت منصور بن معتبر رحمہ اللہ نے چالیس سال تک عشاء کی نماز کے بعد گفتگو نہیں کی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت ربیع بن خیثم رحمہ اللہ نے بیس سال تک دنیوی گفتگو نہیں کی جب صبح ہوتی تو وہ قلم، دوات اور کاغذ لیتے اور جو گفتگو کرتے اسے لکھ لیتے اور شام کے وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے۔[احیاالعلوم]

جان لینا چاہیے کہ زبان کی آفات بہت زیادہ ہیں مثلاً خطا، جھوٹ، چغلی، ریاکاری، منافقت، فحش کلامی، جھگڑا، خودنمائی وغیرہ وغیرہ، ان سب آفات کا تعلق زبان سے ہے۔ان آفات کا باعث طبعی بھی ہے اور شیطانی بھی جو آدمی بولنے کا عادی اور دلدادہ ہو وہ بہت کم زبان کو روک سکتا ہے۔لہٰذا بولنے میں خطرہ اور خاموشی میں سلامتی ہے اس لیے خاموشی کی فضیلت زیادہ ہے۔خاموش انسان کے خیالات مجتمع رہتے ہیں، وقار باقی رہتا ہے اور وہ ذکر و فکر اور عبادت میں مشغول رہتا ہے

❁.....حضرت مورق عجلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں بیس سال سے ایک بات میں غور و فکر کر رہا ہوں اور ابھی تک وہ مجھے حاصل نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے اس کی طلب چھوڑی ہے، ان سے پوچھا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: بے مقصد باتوں سے خاموشی کا اختیار کرنا۔[احیاالعلوم]

❁.....بعض بزرگوں نے فرمایا کہ خاموشی انسان میں دو خصلتیں پیدا کرتی ہے ایک دین میں سلامتی اور دوسری یہ کہ دوسرے آدمی کی بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

ہر وقت زبان کی حفاظت پیشِ نظر رہے، پھر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انسان علم دین سیکھ کر اس نعمت کو قرآنِ پاک کی تلاوت و ترجمہ اور اس کے مطالب و مفاہیم کو سمجھنے کے بعد انہیں آگے پھیلانے میں استعمال کرے اور ذکر الٰہی سے اپنی زبان کو ہر وقت تر رکھنے کی کوشش کرے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین)

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تعارف مسجد البدر

فضیلۃ الشیخ عبداللہ دانش ﷾ نے 7 نومبر 1996ء میں باتھ ایونیو بروکلین میں کرائے پر عمارت حاصل کی، 1 ماہ کا پیشگی کرایہ اور 2 ماہ کی سیکیورٹی یعنی 4500 ڈالر خود نقد ادا کر کے لیز پر لی بقدر پانچ 12 سال کرائے کی جگہ پر مسجد کا نظام چلایا، پھر اللہ کی توفیق سے جولائی 2008ء میں اسی روڈ پر ایک نئی مسجد اطالوی سے لگبھگ سوا لاکھ ڈالر میں 80×34 فٹ پر بنی ہوئی عمارت خرید لی، فسبحان اللہ مسلم نوجوانوں نے ایک ڈیڑھ ماہ کے اندر اندر مسجد کی شکل میں آباد کر دیا۔

اس تعمیر و تزئین میں تقریباً ۔۔۔ ڈالر کا تخمینہ

29 اگست 2008ء کی جمعہ کی نماز سے افتتاحی خطبہ جمعہ الشیخ عبداللہ دانش ﷾ نے دیا، پیش نماز (الحمدللہ) اب تک سعادت حاصل کرتے رہے ہیں۔ الشیخ

جگہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے رمضان المبارک میں [illegible] (الحمدللہ)۔

مسجد البدر کا طرۂ امتیاز یہ ہے کہ مسلکوں (کی دیواروں) کی باہمی کشمکش سے پاک وصاف نیز مسلکوں کے باہمی اختلافات کی بجائے خالص اسلام کی تعلیمات اردو اور انگلش زبان میں وافر مقدار میں موجود ہیں جو مسلم و غیر مسلم افراد کو پیش کی جاتی ہیں۔

جون 2013ء

العاصم اسلامک بکس

لاہور پاکستان

042-37122423 0305-5555790

Asimislamicbooks@hotmail.com